Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۲

فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۲ محرم ۱۳۹۵ھ ۔ ۳ تبلیغ ۱۳۵۴ ھش ۔ ۳ فروری ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۷

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سر درد ، اور گلے میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نائب ناظر امور عامہ مطلع فرماتے ہیں کہ :۔
محترمہ بیگم صاحبہ محترم مرزا رشید احمد صاحب چند دنوں سے بعارضہ انجائنا ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ لاہور سے ڈاکٹر رؤوف صاحب نے معائنہ کیا اور (باقی صہ۶ پر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ سچی بات ہے کہ قول کی طرف دیکھو قائل کی طرف مت خیال کرو

بصورت دیگر انسان سچائی سے محروم رہ سکتا ہے اور اندر ہی اندر نخوت کا بیج پرورش پانے لگتا ہے

"اس میں شک نہیں کہ اکثر لوگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ذریعہ معاش قرار دے لیا ہے لیکن ہر ایک ایسا نہیں۔ ایسے پاک دل انسان بھی ہوتے ہیں جو صرف اس لئے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں لوگوں تک پہنچاتے ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے وہ مامور ہیں اور اس کو فرض سمجھتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس طرح پر اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کریں۔ وعظ کا منصب ایک اعلیٰ درجہ کا منصب ہے اور ... وعظ کہنے والا اپنے اندر خاص قسم کی اصلاح کا موقعہ پالیتا ہے کیونکہ لوگوں کے سامنے یہ ضروری ہوتا ہے کہ کم از کم اپنے عمل سے بھی ان باتوں کو کرکے دکھا دے جو وہ کہتا ہے۔

بہر حال اگر ایک آدمی اپنی ہی غرض و منشاء کے لئے کوئی بھلی بات کہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس سے اسلئے اعراض کیا جاوے کہ وہ اپنے ذاتی غرض کی بناء پر کہہ رہا ہے۔ وہ بات جو کہتا ہے وہ تو بجائے خود ایک عمدہ بات ہے۔ نیک دل انسان کو لازم ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے جو وہ کہہ رہا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ان اغراض و مقاصد پر بحث کرتا رہے جن کو ملحوظ رکھ کر وعظ کہہ رہا ہے۔ سعدیؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ٭ گر نوشت ہست پند بر دیوار

یہ بالکل سچی بات ہے کہ قول کی طرف دیکھو قائل کی طرف مت خیال کرو۔ اس طرح پر انسان سچائی کے لینے سے محروم رہ سکتا ہے اور اندر ہی اندر ایک عجب و نخوت کا بیج پرورش پا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اگر صرف سچائی اور صداقت کا طالب ہے تو پھر دوسروں کی عیب شماری سے اس کو کیا غرض۔

واعظ اپنے لئے کوئی ایک بات نکال لے مگر تم کو اس سے کیا غرض۔ تمہارا مقصود اصلی تو طلبِ حق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ بے موقع بے محل بے ربط بات شروع کر دیتے ہیں اور پند و نصیحت کرتے وقت امور مقتضائے وقت کا ذکر نہیں کرتے اور نہ اُن امراض کا لحاظ رکھتے ہیں جن میں مخاطب مبتلا ہوتے ہیں بلکہ اپنے سوال کو ہی مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ۱۰۴ تا صہ۱۰۵)

توکل علی اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ توکل علی اللہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

" ایمان باللہ جبھی کامل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو۔ اس لئے یہ تعلیم دی وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْنَا اور ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کرتے ہیں۔ توکل سے یہ مطلب ہے کہ ہم میں یہ بات پیدا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں جس مطلب اور غرض کے لئے بنائی ہیں وہ اپنے نتائج اور ثمرات اپنے ساتھ ضرور رکھتی ہیں اس لئے اس پر ایمان ہونا چاہیئے کہ لابد ایمان کے ثمرات اور نتائج ضرور حاصل ہوں گے اور کفر اپنے بدنتائج دیئے بغیر نہ رہے گا۔ انسان بڑی غلطی اور دھوکا کھاتا ہے جب وہ اس اصل کو بھول جاتا ہے۔ اعمال اور اس کے نتائج کو ہر گز ہر گز بھولنا نہیں چاہیئے۔ سعی اور کوشش کو ترک نہیں کرنا چاہیئے۔ سبب کچھ بھی ہو مگر اصل بات یہ ہے کہ انسان اپنی کمزوریوں پر پوری اطلاع نہیں رکھتا اور نفس کی بدیوں میں ایسا مبتلا ہو جاتا ہے جو حبط اعمال ہو جاتا ہے اور اصل مقصد سے دور جا پڑتا ہے شیطان انسان کو عجیب عجیب راہوں سے گمراہ کرتا ہے اور نفس ایسے دھوکے دیتا ہے اس لئے یہ تعلیم دی :۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا۔

یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ بڑی بھاری اور عائذ اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ ہے جو ساری قوتوں اور قدرتوں کا مالک ہے اور ہر نقص سے پاک اور ہر کامل صفت سے موصوف ہے کس بات سے پناہ چاہتے ہیں ؟ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا انسان کی اندرونی بدیاں اور شرارتیں اس کو ہلاک کر دیتی ہیں۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صہ۲۹۰ ، صہ۲۹۱)

پبلشر مسعود احمد ٭ پرنٹر سید عبد الحی ٭ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳ ماہ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

ہدایت کی راہ اور ترقی کا دروازہ !

قرآن مجید انسانوں کو ہدایت کی راہ دکھانے اور ان پر ترقیات کے دروازے کھولنے آیا ہے۔ لیکن محض زبان سے ایمان کا اقرار کرنے کے نتیجہ میں قرآن مجید کے ذریعہ انسان کو نہ ہدایت نصیب ہوتی ہے اور نہ ہی حقیقی ترقی کے دروازے اُس پر کُھلتے ہیں۔ اصل ہدایت اُس وقت ہی ملتی ہے جب انسان ایمان لانے کے بعد قرآن مجید کی تعلیم پر کما حقہٗ عمل پیرا ہو اور اسی طرح لازمی نتیجہ کے طور پر ترقیات کے دروازے بھی قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بنانے پر ہی کُھلتے ہیں۔ اِس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ بیان فرمایا ہے مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ سورۃ النمل کے شروع میں فرماتا ہے:۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ (النمل آیات ۲ تا ۴)

ترجمہ:۔ یہ قرآن اور مدلّل کتاب کی آیات ہیں جو مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت کا موجب ہے، (ایسے مومنوں کے لئے) جو نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہتے ہیں اور (یہی) اُخروی زندگی پر یقین رکھتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ قرآن ہر مومن کو ہدایت عطا کرتا اور بشارتوں سے نوازتا ہے بلکہ فرمایا یہ ہے کہ وہ مومن جو باجماعت نماز ادا کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے رہتے ہیں اور اُخروی زندگی پر یقین رکھتے ہیں اُن کے لئے قرآن مجید ہدایت کی راہ اور ترقیات کا دروازہ کھولتا چلا جاتا ہے یعنی ایک ترقی کے بعد دوسری ترقی انہیں ملتی چلی جاتی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جن تین صفات کا ذکر کیا ہے ان میں اُخروی زندگی پر پختہ یقین کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ تمام نیکیوں کی اصل جڑ ایمان بالآخرت ہی ہے۔ اگلے جہان کی جوابدہی ترکِ شر اور حصولِ خیر کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ اگر آخرت پر ایمان نہ ہو اور یہ یقین ہی نہ ہو کہ آخرت میں ہر عمل کا جواب دینا ہوگا تو پھر انسان نہ بدیوں سے بچ سکتا ہے اور نہ نیکیاں بجالانے کی اسے توفیق مل سکتی ہے۔ اِسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اگلی ہی آیات میں اُخروی زندگی پر ایمان نہ لانے اور اس کے وجود پر پختہ یقین حاصل نہ ہونے کے نہایت ہولناک انجام سے ڈرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ (النمل آیات ۵، ۶)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو اُخروی زندگی پر ایمان نہیں لاتے ہم نے اُن کے اعمال کو اُن کے لئے خوبصورت کرکے دکھایا ہے۔ پس وہ بھٹکے بھٹکے پھرتے ہیں۔ اُن کے لئے بہت بُرا عذاب ہوگا اور وہ اُخروی زندگی میں سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہوں گے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کو اُن کے انجام کے تعلق میں دو باتوں سے ڈرایا ہے، ایک بُرے عذاب سے اور دوسرے آخرت میں خسارہ سے۔ بُرے عذاب سے مراد وہ عذاب ہے جو دُنیا میں ہی ایسے لوگوں اور ایسی قوموں کو مل کر رہتا ہے اور آخرت کے انتہائی خسارہ سے مراد وہ عذابِ الیم ہے جو اُخروی زندگی میں انہیں ملے گا۔ یہ بات کہ ایسے لوگوں اور ایسی قوموں کو دُنیا میں بھی عذاب کا مُنہ دیکھنا پڑتا ہے اِس امر سے ہی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض ایسی قوموں کی تباہی کا ذکر کیا ہے جو آخرت پر ایمان نہ رکھتی تھیں اور زندگی کو اِس دُنیا تک ہی محدود سمجھتی تھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ قومیں اپنے اپنے رسول کو جھٹلاتے ہوئے یہ کہا کرتی تھیں:۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ (المؤمنون آیات ۳۷ تا ۳۹)

ترجمہ:۔ (اے لوگو!) جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ عقل سے بہت ہی دُور ہے اور ماننے کی بات نہیں۔ زندگی تو صرف ہماری اِس دُنیا کی زندگی ہے، ہم کبھی مُردہ حالت میں ہوتے ہیں اور کبھی زندہ حالت میں، اور ہم کبھی مرنے کے بعد دوبارہ نہیں اُٹھائے جائیں گے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کی طرف مبعوث کردہ اپنے رسول اور اس پر ایمان لانے والوں کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝ج (المؤمنون آیت ۴۱) یعنی یہ کہ یہ لوگ تھوڑے ہی عرصہ میں شرمندہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ اُن قوموں کا اِسی دنیا میں جو حشر ہوا اللہ تعالیٰ اُس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ج فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (المؤمنون آیت ۴۲)

ترجمہ:۔ پس ان کو ایک عذاب نے پکڑ لیا جس کی پختہ خبر دی گئی تھی اور ہم نے ان کو کوڑا کرکٹ بنا دیا اور (فرشتوں کو حکم دیا کہ) ظالموں کے لئے خدا کی لعنت (مقدّر کردو)۔

الغرض اُخروی زندگی کا انکار انسانوں اور قوموں کو بدیوں میں ملوّث کرکے اور نیکیوں سے محروم کرکے اُنہیں اِسی دُنیا میں مستحق عذاب بنا دیتا ہے اور آخرت میں بھی سب سے زیادہ خسارہ اُنہیں ہی برداشت کرنا پڑیگا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النمل کی آیت ۴ میں جسے ہم نے اِس مضمون کے شروع میں درج کیا ہے جہاں ایمان بالآخرۃ کو نیکیوں کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے وہاں علی الخصوص دو نیکیوں کو ایمان بالآخرۃ کی واضح اور بیّن علامت قرار دیا ہے اور وہ ہیں اقامۃ الصلوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ جیسا کہ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ اور يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ فرما کر نماز باجماعت ادا کرنے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کے متعلق فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو اُخروی زندگی پر یقین رکھتے ہیں۔ پس جو لوگ یا جو قوم نماز باجماعت اور انفاق فی سبیل اللہ پر بتعہد عمل پیرا ہو تو اِس کے ایمان بالآخرۃ سے مالا مال ہونے اور دُنیوی و اُخروی عذابوں سے محفوظ و مامون ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔

فی زمانہ افسوس کا مقام یہی ہے کہ رُوئے زمین پر بسنے والی تمام قومیں اِلّا ماشاءاللہ ایمان بالآخرۃ سے عاری ہیں اور اپنے عمل سے عذابِ الٰہی کو دعوت دے رہی ہیں۔ اِسی لئے سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق جج جناب بدیع الزمان کیکاؤس نے گزشتہ سال کے اوائل میں اپنے ایک مضمون میں رقم فرمایا تھا:۔

"ہماری سب خرابیوں کی وجہ آخرت پر ایمان کا فقدان ہے۔"

(ہفت روزہ "المنبر" لائلپور "مسلم سربراہ کانفرنس نمبر" مجریہ ۱۵؍ فروری ۱۹۷۴ء)

اور پھر نہایت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا تھا:۔

"اب شاید آپ مجھ سے پوچھو گے آخرت پر ایمان کیسے پیدا ہو، آجکل آخرت پر ایمان تو عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے؟ تو میرا جواب یہ ہے کہ آپ کے سامنے صرف دو ہی راستے ہیں یا تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف رجوع کرو گے اور اس کے حکم اور آخرت کو قبول کرو گے اور یا آپ بڑے سخت عذاب سے دوچار ہوگے اور اللہ تبارک و تعالیٰ عذاب کے ذریعہ سے آپ میں ایمان پیدا کرے گا۔ دونوں میں سے جو راستہ چاہو قبول کر لو۔ عذاب کا راستہ بڑا خوفناک ہے۔" (ایضاً)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دُنیا کی سب قومیں گردو پیش رُونما ہونے والے واقعات سے سبق سیکھیں اور اُخروی زندگی پر ایمان لاکر وہ اعمال بجالائیں جن کے نتیجہ میں لوگوں کو خدا تعالیٰ کی حفاظت اور امان نصیب ہوتی ہے۔

84

3 فروری 75ء صفحہ 3

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ مسلمانانِ عالم کی ایک خادم جماعت

محترم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

جماعت احمدیہ کے بیاسیویں جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۴ء میں محترم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "جماعت احمدیہ مسلمانانِ عالم کی ایک خادم جماعت" کے موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور بشارتوں کے مطابق اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اپنی بعثت کا مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ میں احیائے اسلام اور غلبۂ دینِ متین کی خاطر مامور کیا گیا ہوں۔ جس وقت آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنے مامور ہونے کا دعویٰ فرمایا اس زمانہ میں اسلام کی حالت سخت ناگفتہ بہ ہو چکی تھی۔ اسلام دشمنوں کے نرغہ میں تھا اور مسلمان مخالفین اسلام کے حملوں سے دل شکستہ اور مردہ ہو چکے تھے۔ اس کسمپرسی کی حالت میں آپ کو احیائے اسلام کی خدمت پر مامور کیا گیا۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خدمت کو جس احسن رنگ میں سرانجام دیا وہ عشق و محبت، قربانی و ایثار اور خدمت کی ایک حسین داستان ہے جس کا ہر باب اپنے اندر ایک نرالی شان رکھتا ہے۔ آپ کا قلب اطہر خدمتِ اسلام کے جذبہ سے معمور تھا۔ آپ کے ایک صحابی حضرت مولوی فتح دین صاحب دھرم کوٹی بیان کرتے ہیں کہ:۔

"ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بے قراری سے کروٹیں بدل رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف چلے جاتے ہیں جیسے ماہی بے آب تڑپتی ہے۔ حضور نے ان کے استفسار پر اس حالت کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ جب وقت مجھے اسلام کی مہم یاد آتی ہے اور جو مصیبتیں اس وقت اسلام پر آ رہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے اور یہ اسلام ہی کا درد ہے جو ہمیں اس طرح بے قرار کر دیتا ہے۔"

(سیرت المہدی جلد ۳)

یہ واقعہ اس درد اور سوز کا آئینہ دار ہے جو آپ کے سینہ میں موجزن تھا اور خدمتِ دینِ اسلام کا یہی جذبہ آپ نے اپنی جماعت کا نشان قرار دیا۔ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اسلام اس وقت یتیم ہو گیا ہے اور کوئی اس کا سرپرست نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو اختیار کیا اور پسند فرمایا کہ وہ اس کی سرپرست ہو اور وہ ہر طرح سے ثابت کر کے دکھائے کہ اسلام کی سچی غمگسار اور ہمدرد ہے وہ چاہتا ہے کہ یہی قوم ہو گی جو بعد میں آنے والوں کے لئے نمونہ ٹھہرے گی اس کے ثمرات و برکات آنے والوں کے لئے ہوں گے اور آخر پر محیط ہو جائیں گے"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنے مقصدِ بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

نمے باید مرا یک ذرہ عزت ہائے ایں دنیا
منہ از بہرِ ما کرسی کہ ماموریم خدمت را

کہ مجھے ذرہ بھر دنیا کی عزت درکار نہیں نہ اس کا آرزومند ہوں۔ میرے لئے دنیا کی عزت و تکریم کی کوئی کرسی نہ بچھاؤ کہ ہم تو خدمت پر مامور کئے گئے ہیں۔

خدمتِ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت آپس میں لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں اور ایک سچے مومن میں ہر دو صفات کا پایا جانا از بس لازم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے جو شرائط بیعت مقرر فرمائی ہیں ان میں یہ بھی درج فرمایا ہے کہ بیعت کنندہ سچے دل سے اقرار کرے گا کہ عام خلق کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا ایک حسین مرقع ہے۔ خدمت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو تشنہ رہا ہو اور کوئی گوشہ ایسا نہیں جو آپ کی نظر سے اوجھل رہا ہو آپ کی اسلامی خدمات جامعیت کا شاہکار ہیں۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمتِ اسلام میں صرف ہوا اور آپ نے اپنی ساری طاقتیں اس راہ میں قربان کر دیں۔ آپ نے جو عظیم الشان خدمات سرانجام دیں ان میں یہ خدمت سرِ فہرست نظر آتی ہے کہ آپ نے دل شکستہ اور مایوس مسلمانوں کو امید اور یقین کی نئی دولت عطا کی اور وہ جو اسلام کی کسمپرسی کی حالت کو دیکھ کر مخالفین اسلام کے آگے ہتھیار ڈال چکے تھے انہیں اس قابل بنا دیا کہ وہ اسلام کے دفاع کے لئے سینہ سپر ہو گئے۔ اس طرح آپ نے مسلم قوم کے جسدِ بے جان میں زندگی کی روح پھونک دی اور مسلمانوں کو ایک نیا عزم اور ولولہ عطا کیا آپ کے وجود سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ظہور ہوا اور عالمگیر دائمی غلبۂ اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔

جس زمانہ میں اسلام بیرونی حملوں کا شکار بنا ہوا تھا اور حامیانِ دینِ متین اس کی حفاظت سے غافل ہو چکے تھے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف براہین احمدیہ شائع فرمائی اس کتاب کے شائع ہونے کی دیر تھی کہ عالم اسلام میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ اسلام کی تائید میں اس لاثانی کتاب نے مذہبی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس کتاب کے بارہ میں لکھا کہ:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی"

کتاب کی افادیت کا ذکر کرتے ہوئے مزید لکھا کہ:۔

"مؤلف براہین احمدیہ نے مسلمانوں کی عزت رکھ دکھائی ہے"

(اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۱۶۹)

اسی طرح ۱۸۹۶ء میں جب لاہور میں جلسہ اعظم مذاہب منعقد ہوا تو اس میں آپ کا ایک پُرشوکت مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے عنوان سے پڑھا گیا۔ اس کے بارہ میں اخبار جنرل و گوہر آصفی کلکتہ نے اعتراف کیا کہ:۔

"جلسہ کی کارروائی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صرف ایک حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان تھے جنہوں نے اس میدانِ مقابلہ میں اسلامی پہلوانی کا پورا حق ادا فرمایا ہے ...... حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسے میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا ہے مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا۔ بلکہ اسکو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے بالا ہے"

(اخبار جنرل و گوہر آصفی ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

اسلام کی تائید اور مخالفانہ حملوں کے کامیاب دفاع کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں ان میں مسلمانوں کی خدمت کا یہ پہلو بہت نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے کہ آپ ہی کے علم کلام نے مسلمانوں کو دفاعِ اسلام کا حوصلہ دلایا اور یہ باور کرایا کہ اسلام اپنے دلائل کی عظمت اور قوت کی وجہ سے سب ادیانِ باطلہ پر غالب آنے والا ہے۔ اسے کسی مغلوب دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ آپ کی ان خدمات کے بارہ میں آپ کے وصال کے موقع پر اخبار صادق الاخبار نے لکھا:۔

"واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کا کماحقہ ادا کر کے خدمت دین اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم، حامی اسلام اور معین المسلمین فاضل اجل عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے۔"

(اخبار صادق الاخبار ریواڑی بہاولپور جون ۱۹۰۸ء)

مولانا ابوالکلام آزاد نے خدمات کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ:-

"وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے۔"

پھر مزید لکھا کہ:-

"مرزا صاحب کی یہ خدمت آنیوالی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہیگا!"

(اخبار وکیل امرتسر مئی ۱۹۰۸ء)

اخبار وکیل امرتسر نے اعتراف کیا کہ:-

"مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے پچاس سالوں نے کیا بلحاظ اخلاق و عادات اور کیا بلحاظ خدمات و حمایت دین ——— مسلمانانِ ہند میں ان کو ممتاز و برگزیدہ اور قابل رشک مرتبہ پر پہنچا دیا"

(اخبار وکیل امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

سید حبیب صاحب سابق مدیر "سیاست" لکھتے ہیں:-

"مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ مرزا صاحب نے اس فرض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفین اسلام کے دانت کھٹے کر دیئے۔ اسلام کے متعلق ان کے بعض مضامین لاجواب ہیں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر مرزا صاحب اپنی کامیابی سے متاثر ہو کر نبوت کا دعویٰ نہ کرتے تو ہم انہیں زمانہ حال میں مسلمانوں کا سب سے بڑا خادم مانتے۔"

(تحریک قادیان مطبوعہ ۱۹۳۲ء صفحہ ۲۰۶ تا ۲۱۰)

بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا جذبہ اپنے متبعین کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ ہر فرد جماعت خدمت کے میدان میں نمایاں مسابقت کا مظاہرہ کرتا ہوا نظر آتا ہے اور جماعت احمدیہ من حیث الجماعت مسلمانانِ عالم کی ایسی شاندار خدمات بجا لا رہی ہے جو تاریخ عالم میں فقید المثال ہیں۔

جماعت احمدیہ وحدتِ ملت اسلامیہ کی علمبردار ہے اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک مقصد کی خاطر متحد اور منظم کرنا چاہتی ہے کیونکہ یہی وہ ذریعہ ہے جس سے مسلمان اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر ایک باعزت مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ

"اِنِّیْ مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ"

اس ارشاد خداوندی کی تعمیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور افراد جماعت کی کوششوں کا مرکزی نقطہ یہ رہا ہے کہ مسلمانوں میں باہم اتحاد و اتفاق اور یگانگت کو پیدا کیا جائے مولوی ظفر علی خان صاحب آف زمیندار نے بھی اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"جناب مرزا غلام احمد قادیانی جن کی زندگی کا ایک بڑا مقصد آپ کے متعدد دعاوی کے لحاظ سے جو جیتز تحریر میں آچکے ہیں مسلمانوں میں وحدت قائم کرنا تھا۔"

(ستارہ صبح ۷ دسمبر ۱۹۱۶ء)

اتفاق میں برکت اور طاقت ہوتی ہے اس لئے مخالفِ اسلام طاقتوں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ وہ مسلمانوں میں باہم اختلاف و افتراق کا بیج بو کر ان کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیں ان تمام مواقع پر جماعت احمدیہ نے مسلمانان عالم کی ہمدردی اور خدمت کے فریضہ کو یاد رکھتے ہوئے انہیں باہم متحد ہونے کی تلقین کی اور امام جماعت احمدیہ نے ایک مشفق باپ کی طرح بڑے دردمند دل کے ساتھ انہیں بار بار توجہ دلائی کہ وہ اپنے باہمی اختلافات کو بھول کر ایک ہو جائیں اور دشمن کے عزائم کو خاک میں ملا دیں جماعت کی طرف سے یہ دعوت اور تلقین شروع سے ہی ہوتی رہی ہے لیکن جب اقوام متحدہ کے ایک فیصلہ کے مطابق اسرائیلی حکومت کا قیام عمل میں آیا جو سارے عالم اسلام کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے تو معاملہ کی نزاکت اور وسعت کے پیش نظر حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلمانان عالم کو متحد کرنے اور بیدار کرنے کے لئے ایک عظیم الشان بین الاقوامی تحریک اٹھائی جس پر مشرقِ اوسط کے مسلم پریس نے بالاتفاق زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ میری مراد اس مؤثر تحریک سے ہے جو "اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ" کے عنوان سے شائع ہونے والے مضمون میں کی گئی تھی اور جس نے خوابیدہ عالم اسلام کو ایک دفعہ جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اس مضمون میں امام عالی مقام نے فرمایا:۔

"فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے ...... فلسطین ہمارے آقا اور مولیٰ کی آخری آرامگاہ کے قریب ہے ...... سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقع پر اکٹھا نہیں ہو گا۔"

(الفضل ۲۱ مئی ۱۹۴۸ء)

جماعت احمدیہ کی طرف سے عالم اسلام کو متحد منظم اور بیدار کرنے کی کوششیں برابر جاری ہیں اور اگر حق و انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ مسلمانان عالم کی ایک شاندار خدمت ہے جو جماعت احمدیہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرانجام دے رہی ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

بہت کم لجنات کی طرف سے چندے اور رپورٹیں باقاعدگی سے مل رہی ہیں۔ ہمارے مالی سال کی پہلی سہ ماہی گذر چکی ہے۔ لیکن کاموں کی رفتار بہت کم ہے۔

براہ مہربانی لجنہ کے سب چندے اور ماہانہ رپورٹیں باقاعدگی سے بھجوائیں۔ جو لجنات جلسہ کے موقعہ پر رپورٹ سالانہ نہیں لے جا سکیں وہ خط لکھ کر دفتر لجنہ سے منگوالیں۔

ضلع لائلپور۔ ضلع جھنگ کی لجنات کو رپورٹ سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بھجوائی جا رہی ہیں ملنے پر اطلاع دیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

حقیقی پاکیزگی کے ثمرات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جس پر خدا تعالیٰ نے یہ مہربانی نہ کی جو اپنے پاک کلام کا علم اس کو عطا کرتا اور اس کے حقائق سے اطلاع دیتا اور اس کے معارف پر مطلع فرماتا ایسے بدنصیب شخص پر دوسری مہربانی اور کیا ہوگی۔ حالانکہ وہ آپ فرماتا ہے کہ میں جس کو حقیقی پاکیزگی بخشتا ہوں اسی کو قرآنی علوم کے چشمے کھولتا ہوں اور نیز فرماتا ہے کہ جس کو چاہتا ہوں علم قرآن دیتا ہوں اور جس کو علم قرآن دیا گیا اس کو وہ چیز دی گئی جس کے ساتھ کوئی چیز برابری نہیں کر سکتی۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

85
Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان مدّ امداد طلبہ ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء

جن دوستوں نے مد امداد طلبہ میں عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزاء بخشے۔ آمین

جن احباب کرام نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نگران مد امداد طلبہ)

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
" سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ
مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" سید عبد الرزاق شاہ صاحب
حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
مکرم ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
" مولوی سلطان محمود انور صاحب
" مرزا محمد عثمان صاحب کویت
" الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" " عبد الواحد صاحب
صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
" عبد الغفور صاحب خالد کرٹک لاہور
از طرف لیفٹیننٹ عبد المحسن صاحب کرٹک شہید
محترمہ امۃ الحی خالد صاحبہ۔ کراچی
" مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ
" سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی۔
مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی۔
محترمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ کراچی
مکرم چوہدری کریم احمد صاحب
" سردار نور احمد صاحب مرتضیٰ ربوہ
" حمید احمد صاحب خالد ربوہ
" قریشی سعید احمد صاحب
" ملک عبد الرب صاحب
جماعت احمدیہ لاہور
جماعت احمدیہ شیخوپورہ

جماعت احمدیہ اسلام آباد
جماعت احمدیہ کراچی۔
جماعت احمدیہ کوئٹہ۔
جماعت احمدیہ راولپنڈی
جماعت احمدیہ کوٹلی افغاناں ضلع سیالکوٹ بذریعہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ
مرکزیہ ربوہ
محترمہ حمیدہ مقبول صاحبہ ربوہ
مکرم سردار غلام احمد صاحب مصطفےٰ الماس
" پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ربوہ
" عبد المجید صاحب نیلا گنبد لاہور
محترمہ سیدہ مسعودہ بیگم صاحبہ چک جھمرہ
" قدسیہ بیگم صاحبہ ساہیوال۔
" ثریا بیگم صاحبہ حیدر آباد سندھ
از طرف ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کاظمی مرحوم
مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ
" چوہدری منور احمد صاحب چک ۲۶ گجرات
" حکیم عبد الرحمٰن صاحب ربوہ۔
" ڈاکٹر محمد خاں صاحب علی پور ملتان
" سلیم احمد صاحب انجم ربوہ۔
" ناصر جاوید صاحب کراچی۔
" رشید احمد صاحب چک R 43
" شیخ عبد العزیز صاحب ربوہ
محترمہ قدیر ارشاد صاحبہ "
" مسز ظفر ملک صاحبہ "
مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی
" محمود احمد صاحب ربوہ
" ٹھیکیدار محمد عبد اللہ صاحب ربوہ
محترمہ اہلیہ صاحبہ حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب "
مکرم ماسٹر عطا محمد صاحب ربوہ

دُعائے مغفرت

عاجزہ کی ہمشیرہ میمونہ اکرم ۸ / جنوری ۱۹۷۵ء کو وفات پاگئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ نے تین معصوم بچے (عمر گیارہ سال۔ آٹھ سال اور پانچ سال) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُس کے بچوں کا ہر گام پر حافظ و ناصر رہے۔ آمین

(بشریٰ بشیر۔ جامعہ نصرت۔ ربوہ)

صدقہ جاریہ

مکرم محمد انوار الحق صاحب لاہور نے اپنی سالانہ ترقی چندہ تحریک جدید کے صدقہ جاریہ میں جمع کرواتے ہوئے درخواستِ دعا کی ہے۔ گذشتہ سال بھی انہوں نے اسی صدقہ جاریہ میں اپنی سالانہ ترقی جمع کروائی تھی۔ احباب کرام سے ان کی مزید ترقّی اور خوشحالی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

۲۔ مکرم بشیر احمد صاحب قصور ضلع لاہور اپنی سالانہ ترقّی مبلغ -/۲۵ روپے تحریک جدید کے صدقہ جاریہ کے لئے مقامی جماعت میں ادا کرنے کی اطلاع دیتے ہوئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی مزید ترقیوں اور درازیٔ عمر کی درخواستِ دُعا ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم حکیم رشید احمد صاحب مسجد مائی لاڈو لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم نور احمد صاحب درویش وفات پاچکے ہیں۔ قطعہ 19/17 واقع محلہ دار الیمن مشترکہ طور پر والد صاحب مرحوم اور محمد انور صاحب کے نام بحصّہ مساوی بطور عطیہ الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) نذیر احمد صاحب (۲) فضل احمد صاحب پسران مرحوم (۳) اللہ رکھی صاحبہ (۴) رشیدہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ میرے اور میرے بھائی فضل احمد صاحب کے نام الاٹ ہونے پر دوسرے وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہذا پلاٹ 19/17 میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ میرے اور میرے بھائی فضل احمد صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اِس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجاوے۔

(۲) مکرم نور احمد صاحب عزیز کالونی گوجرہ ضلع لائلپور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولوی بدر الدین صاحب وفات پاچکے ہیں قطعہ ½ واقع محلہ دار الیمن مشترکہ طور پر والد صاحب مرحوم اور مولوی عبد الرحیم صاحب عارف کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں:۔

(۱) صدیقہ بیگم صاحبہ (۲) بشریٰ بیگم صاحبہ (۳) نصرت پروین صاحبہ (۴) شفقت پروین دختران مرحوم۔ استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ تمام وارثان کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنیکا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

• میرے والد محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل عرصہ پانچ سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ سارا دن چارپائی پر ہی لیٹے گزر جاتا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(طارق خلیل۔ کارکن وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ)

• میری بچی مبارکہ بیگم کئی دن سے بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میری بچی کی مکمل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

(سارہ بیگم بیوہ مرزا عبد الغنی صاحب مرحوم علم دین کالونی۔ جی ٹی روڈ شاہدرہ۔ لاہور)

• خاکسار کی نانی جان اہلیہ ملک عبد الحمید صاحب عارف کرشن شاہ۔ لاہور گزشتہ چند ہفتوں سے صاحبِ فراش ہیں۔ اسی طرح میری چھوٹی ہمشیرہ ہنی حمیدہ کی صحت ٹھیک نہیں رہتی۔

احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عمران حمید شاہ۔ سلطان پورہ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیوی زندگی لہو اور لعب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی

اصل زندگی وہی ہے جو اگلے جہان میں حاصل ہوتی ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں سورۃ العنکبوت کے مضامین کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"پھر بتایا کہ اس راہ میں صبر اور توکّل سے کام لینا ضروری ہے۔ اِس بات سے کبھی نہ گھبراؤ کہ اگر تم نے خدا کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں تو تم کھاؤ گے کہاں سے ؟ تم جانوروں کو دیکھو کیا وہ اپنا رزق اپنے ساتھ اٹھائے پھرتے ہیں۔ پھر کس طرح خدا ان کو رات دن کھلاتا اور ان کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ پس اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو وہ تمہیں بھی رزق دے گا کیونکہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو سُننے والا اور اپنے بندوں کے حالات کو خوب جاننے والا ہے۔ (آیت ۶۰۔ ۶۱)۔

اِس کے بعد بتایا کہ جب تم لوگ توحید کی اشاعت کے لئے نکلو اور مُشرک قوموں سے تمہارا مقابلہ ہو تو تم ان سے پُوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے اور سُورج اور چاند کو بغیر مزدوری کے کس نے بنی نوع انسان کی خدمت پر لگا رکھا ہے۔ کیا تمہارے مزعومہ معبودوں میں سے کسی معبود کا یہ کارنامہ ہے ؟ وہ اس کے جواب میں سوائے اِسکے کچھ نہیں کہیں گے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہی پیدا کردہ ہے۔ اب دیکھو کہ وہ اِس اقرار کے باوجود کس طرف کو بہکے جا رہے ہیں۔

پھر رزق کی فراوانی اور تنگی بھی ایک قانون کے ساتھ وابستہ ہے جس میں کسی غیر معبود کا کوئی دخل نہیں۔ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے کشائش عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور یہ رزق کی کمی بیشی بڑی حکمتوں پر مبنی ہے اور اس کے پیچھے ایک علیم ہستی کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ (آیت ۶۲۔ ۶۳)

پھر فرمایا۔ اگر ان مُشرک لوگوں سے پوچھو کہ آسمان سے کس نے پانی اُتارا اور کس نے ایک مُردہ زمین کو پھر زندہ کر دیا ہے۔ کیا یہ طاقت تمہارے کسی معبود میں بھی تھی تو وہ اس کے جواب میں کہیں گے کہ اللہ ہی نے ایسا کیا ہے تو کہدے کہ پھر اس سے ثابت ہُوا کہ اللہ ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے اور جب ہر تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے تو یہ جھوٹے معبود کہاں سے آ گئے جن کا تم ذکر کر رہے ہو۔ (آیت ۶۴)

پھر بتایا کہ علمی رنگ میں تو ان پر حجت تمام ہو چکی ہے مگر اس کے باوجود جو انہیں اپنے غلط عقائد پر اصرار ہے تو صرف اِسلئے کہ خدا کو مان کر دُنیا چھوڑنی پڑتی ہے اور دُنیا چھوڑنے کے لئے ان کا دل نہیں چاہتا حالانکہ یہ دنیوی زندگی لہو اور لعب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ اصل زندگی وہی ہے جو اگلے جہان میں حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں اور وہ کشتی بھنور میں پھنس جاتی ہے تو انہیں اپنے تمام دیوتا بھول جاتے ہیں اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی عقیدت کو مخصوص کرتے ہوئے وہ اُسے پورے درد اور سوز کے ساتھ پکارتے ہیں لیکن جب کشتی بھنور میں سے نکل جاتی ہے تو پھر شرک کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور ہمارے انعامات کا انکار کر دیتے ہیں۔ لیکن ایک دن ایسا ضرور آئے گا جبکہ وہ اپنے اعمال کی جزاء اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے توحید کا انکار کر کے کتنی بڑی غلطی کی۔ (آیت ۶۵ تا ۶۷)"

(تفسیر کبیر سورۃ العنکبوت صفحہ ۲۶۴، ۲۶۵)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

۔۔ علاج تجویز کیا ہے۔

احباب جماعت سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترم چوہدری عصمت اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہلول پور وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

خاکسار کے والد محترم الحاج چوہدری عصمت اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہلول پور ضلع لائلپور موصی نمبر ۱۳۹۹۷ سابق ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ و ڈویژنل کونسلر سرگودہا ڈویژن بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۹۷۵ء اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے نتیجہ میں رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں بتاریخ ۳۰ جنوری محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں بہت سے احباب نے شرکت فرمائی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے قبر پر دعا کرائی۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنا قُرب اور اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مغموم ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان سب کا خود متکفّل و محافظ و معاون ہو۔ اللّٰھم اٰمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ (صلاح الدین احمد مشیر قانون صدر انجمن احمدیہ)

درخواستِ دعا۔ مکرم برادرم سیٹھ محمد یوسف صاحب آف نواب شاہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ خیرپور کے دو بچے گزشتہ دنوں میں وفات پا گئے۔ بچی ۲۱ر جنوری ۱۹۷۵ء کو فوت ہوئی اور اس کے صرف دو دن بعد ۲۳ر جنوری کو لڑکا بھی فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم سیٹھ صاحب اور ان کے اہلِ خانہ کو یہ دوہرا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اللہ بخش شاہد
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پنشن حاصل کرنیوالے احباب اپنے آپکو خدمت دین کیلئے پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ خطبہ جمعہ ۱۹ر جولائی ۱۹۴۶ء میں فرماتے ہیں کہ :۔

"میں آج پھر ان دوستوں کو تحریک کرتا ہوں جو پنشن حاصل کر چکے ہیں کہ وہ آئیں اور خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔۔ بعض لوگ یہ عذر پیش کر دیتے ہیں کہ ہم اب کام کے قابل نہیں رہے یا بعض یہ کہہ دیتے ہیں کہ ابھی ہم پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ کسی جگہ دوبارہ عارضی ملازمت کر لیں۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیئے کہ ان کی تو چند سالوں کی قربانی ہے لیکن نوجوانوں میں سے سینکڑوں ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگیاں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے وقف کر دی ہیں نوجوانوں کی کتنی لمبی قربانی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قربانی کی جتنی توفیق نوجوانوں کو ملی ہے ہمارے بوڑھوں کو وہ توفیق نہیں ملی۔"

(الفضل ۸ر اگست ۱۹۴۶ء)

احبابِ جماعت میں سے جو پنشنر اپنے آپ کو خدمتِ اسلام کے لئے پیش کرنا چاہتے ہیں وہ مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مقامی (تعلیم القرآن) صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴